99645 ـ بیوی نے خاوند پر چھری اٹھائی اور اسے دھمکی دی کہ وہ طلاق دے تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی

سوال

ايك بار ميرا بيوى كے ساتھ جھگڑا ہوا تو بيوى نے چھرى اٹھائى اور مجھے دھمكى دى تا كہ ميں طلاق دوں تو ميں نے اسے كہا " تجھے طلاق " ليكن ميرى نيت ميں طلاق نہيں تھى كيا اس سے طلاق واقع ہو جائيگى يا نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر آپ كو خدشہ ہوا كہ بيوى اپنى دھمكى پر عمل كر بيٹھےگى اور آپ كو چھرى مار ديگى تو آپ مجبور اور مكرہ كے حكم ميں ہيں اس ليے طلاق واقع نہيں ہوگى.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" صحابہ كرام كا فتوى ہے كہ مكرہ شخص يعنى مجبور كردہ شخص كى طلاق واقع نہيں ہوتى.

عمر رضى اللہ تعالى عنہ سے صحيح ثابت ہے كہ ايك شخص نے پہاڑ سے شہد نكالنے كے ليے رسى لٹكائى، تو اس كى بيوى آ كر كہنے لگى: مجھے طلاق دو وگرنہ ميں رسى كاٹ رہى ہوں، اس شخص نے اسے اللہ كا واسطہ ديا، ليكن بيوى نے ماننے سے انكار كر ديا، چنانچہ وہ شخص عمر رضى اللہ تعالى عنہ كے پاس آيا اور يہ واقعہ ذكر كيا، تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے فرمايا:

" جاؤ اپنى بيوى كے پاس واپس چلے جاؤ، كيونكہ يہ طلاق نہيں ہے "

اور پھر على اور ابن عمر اور ابن زبير رضى اللہ تعالى عنہم سے بھى عدم وقوع بيان كيا گيا ہے " انتہى

ديكھيں: زاد المعاد (5 / 208).

اور ابن قيم رحمہ اللہ كا يہ بھى كہنا ہے:

امام احمد رحمہ اللہ كا ابى الحارث كى روايت ميں قول ہے:

جب مکرہ یعنی مجبور کر دیا گیا شخص طلاق دے تو اس پر طلاق لازم نہیں کی جائیگی، جب اس کے ساتھ کیا جائے جیسا کہ ثابت بن احنف کے ساتھ کیا گیا تھا تو وہ مکرہ کہلائیگا، کیونکہ ثابت کی ٹانگوں کو اتنا دبایا گیا کہ اس نے بیوی کو طلاق دے دی تو وہ ابن عمر اور ابن زبیر کے پاس آئے تو دونوں نے اسے کچھ شمار نہ کیا.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان بھی اسی طرح ہے:

مگر وہ جس کو مجبور کر دیا گیا ہو لیکن اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو النحل (106).

اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے خطا و نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (4 / 51) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور " الاختیارات " میں شیخ الاسلام کا کہنا ہے:

" مکرہ یعنی مجبور کر دیے گئے شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، جبر یا تو دھمکی سے ہوگا یا پھر غالب گمان ہو کہ وہ اس کی جان یا اس کے مال کو نقصان دےگا.

اور ایك دوسری جگہ کہتے ہیں:

اس کے گمان پر غالب ہونا کہ وہ اپنی دھمکی پر عمل کریگا یہ کوئی اچھا، بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر دونوں طرف برابر ہوں تو بھی جبر اور اکراہ ہوگا " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (5 / 568).

ہم نے جو یہاں بیان کیا ہے وہ مسئلہ کے کا حکم اور اس کا ضابطہ بیان کرنے کے لیے ہے، رہا آپ کے معاملہ کے متعلق حکم تو اس کے لیے اس معاملہ کی تفصیل معلوم کرنا ضروری ہے، اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ آپ دونوں شرعی عدالت یا پھر اپنے ملك میں کسی ثقہ عالم دین سے رجوع کریں، تا کہ اکراہ و جبر کا ہونا یا نہ ہونا ثابت کیا جا سکے.

واللہ اعلم .